Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 94 | بدھ 5 ذوالحجہ 1416ھ 24 شہادت 1375ہش 24 اپریل 1996ء

دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا پتہ لگتا ہے

اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔

دیکھو کہ موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کا پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گذارہ ہو۔ بڑے بڑے عہدے دار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ کیا ہوتا ہے؟ عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہئے کپڑا چاہئے۔ مجبوراً بے چارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے۔

یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو۔ تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 30)

خدا کی راہ میں وہ مال خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اگر تم چاہتے ہو کہ تم "بر" ہو جاؤ خدا کے نزدیک یعنی خدا کے نزدیک تم ایسے نیکوں میں شمار ہو کہ ان سے اللہ محبت کرنے لگے تو پھر مال وہ خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہو اب جتنی زیادہ اللہ سے محبت ہو اتنا ہی زیادہ وہ مال انسان خرچ کر سکتا ہے جس سے محبت ہو۔ جتنی کم اللہ سے محبت ہو اتنا ہی کم وہ مال خرچ کر سکتا ہے جس سے محبت ہو۔ ایسا حیرت انگیز فارمولا ہمیں سمجھایا گیا ہے جو Equation کی طرح حسابی طور پر کام کرتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے بھی لکھا ہے اور عام ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض لوگ فقیروں کے لئے غریبوں کے لئے سڑی بسی ہوئی روٹیاں پرانے پھٹے ہوئے کپڑے سنبھال کے رکھتے ہیں کہ خدا کی خاطر دان دیا جائے۔ کہتے ہیں خدا کی خاطر اور دیتے ہیں وہ چیز جو نہایت بوسیدہ اور ذلیل ہو۔ (کلام الٰہی) کی اس کی طرف بھی نظر ہے کوئی پہلو نہیں چھوڑتا۔ یہ عجیب کتاب ہے۔ فرماتا ہے 'دیکھو خدا کی راہ میں ایسا خرچ نہ کرنا کہ اگر تمہیں ملے تو نہ لو سوائے اس کے کہ شرم سے آنکھیں جھکی ہوئی ہوں اور نظر اٹھا کے نہ دیکھ سکو پھر' کہ میں نے کیا ذلیل چیز قبول کر لی ہے۔ ایسی ہی حالت انسان پر اس وقت آتی ہے جب کہ غربت کی مار سے وہ ذلیل ہو چکا ہوتا ہے۔ عزت نفس ہو بھی تو بے اختیار ہو چکا ہوتا ہے۔ کوئی شخص بھی اس کو گری پڑی ذلیل روٹی بھی دے دے گا تو وہ لے لے گا مگر یہ محبت کے سودے تو

باقی صفحہ 7 پر

پاک دل اور بے طمع ہو کر خدا کی محبت ذاتی میں ترقی کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ شائستہ ثمن صاحبہ بنت مکرم محمد داؤد صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر کا نکاح مورخہ 5-4-96 کو دارالذکر لاہور میں مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ نے ہمراہ مکرم عرفان احمد کھوکھر صاحب ولد مکرم شفیق احمد صاحب کھوکھر دھرم پورہ لاہور بعوض حق مہر دس ہزار جرمن مارک پڑھا۔ بعد ازاں مورخہ 12-4-96 کو دار الصدر غربی ربوہ میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کرائی۔ مورخہ 18-4-96 کو انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

تقریب شادی

○ مکرم طارق جاوید صاحب نائب سیکرٹری وقف نو ضلع جھنگ کا نکاح 12-3-93 کو مکرم ملک منور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے بیت الذکر احمدیہ احمد آباد سانگرہ میں محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد اللطیف صاحب کے ساتھ پڑھایا۔

27-3-96 کو بارات میرپور خاص سندھ کے لئے ربوہ سے روانہ ہو کر میرپور خاص سندھ گئی اور دعا مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ یکم اپریل 96ء کو احمد آباد سانگرہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ شادی ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ موجب ہو۔ (از وکالت وقف نو)

احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ بنت مکرم بابو عبد الحسین صاحب کوٹلی AK نے امسال بی اے کے امتحان (آرٹس گروپ) میں آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

24- شہادت 1375 ہش 24 - اپریل 1996ء

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا ثبوت - اعمال

یوں تو ہم کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن کتنے لوگ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ کیا محض زبان سے کہہ دینا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں' کافی ہے۔ اگر یہی بات کافی ہو تو اعمال کی ضرورت نہ رہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا کوئی ثبوت بھی پیش نہ کیا جاسکے کیونکہ ثبوت تو اسی طرح پیش کیا جا سکتا ہے کہ انسان کے اعمال بھی یہ بات ظاہر کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ اور جہاں تک اعمال کا تعلق ہے یہ انسان کے اپنے اختیار میں بھی ہے اور اس سلسلے میں انسان بے اختیار بھی ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ وہ اس راہ پر چلنا چاہے' اسے آزادی دی گئی ہے۔ لیکن اس آزادی کے لئے بھی اسے خدا تعالیٰ ہی سے توفیق مانگنی پڑتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اس کے دل کو صحیح راہ پر لگا دے تو اعمال یقیناً نیک ہوں گے۔ اور اگر وہ خود خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر کے غلط اعمال کی طرف جانا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہاتھ پکڑ کر کبھی نہیں روکے گا۔ اسی لئے ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ نیکیاں کرے۔ اس سے اچھے اعمال سرزد ہوں۔ لیکن سب لوگ تو اچھے نہیں ہیں برے لوگ بھی موجود ہیں اور وہ برے کام کرتے ہیں۔ اگرچہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو جان بوجھ کر برے کام کرتے ہیں۔ اور برے کاموں پر فخر کرتے ہیں۔ جو شخص چوری کرتا ہے وہ چوری کو چھپاتا ہے۔ اگر چوری فخر کے قابل ہو تو اسے چھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح اور برے کام بھی یا چھپا کر کئے جاتے ہیں یا ان کے اعلان سے گریز کیا جاتا ہے یا یہ بھی کوشش کی جاتی ہے کہ کسی کو کسی طرح ان برے اعمال کا پتہ نہ چلے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے توفیق نہ ملے انسان برے کام چھوڑ نہیں سکتا اور نیکیوں پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ بدیوں سے گریز کرتا ہے اور نیکیوں پر مائل رہتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑ لیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہی کچھ کرے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ کرے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اسی وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے"

گویا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا ثبوت یہ ہے کہ انسان کو گناہوں سے بچنے کی توفیق ملے۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے آپ کو جوڑ نہ لے اس کی باتوں کو ماننے کا عزم نہ کر لے اس وقت تک اسے گناہوں سے بچنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ اور اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا ہے۔ ان دونوں باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ایک دوسرے سے منسلک کر دیا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد ہی یہ قرار دیا ہے کہ گناہ کے پنجے سے نجات پائے اور نیکیاں کرے۔ کہتے ہیں تخلقوا باخلاق اللہ ۔ اللہ کی صفات کو انسانی حد تک اپنے اندر جذب کرے اور جو شخص بھی ایسا کرے گا وہ یقیناً گناہ کے پنجے سے نجات پا جائے گا۔ اگر انسان کو یہ معلوم ہو کہ گناہ پر سزا ملتی ہے اور سزا خدا دیتا ہے اور خدا تعالیٰ پر پورا ایمان ہو تو انسان گناہ کے قریب بھی نہیں جائے گا۔

پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا ثبوت یہ ہے کہ اسے گناہوں سے بچنے کی توفیق ملے وہ نیکیوں پر مائل ہو جائے اور پختہ عزم کے ساتھ نیکیاں کرنے لگے۔ اسے نیکیوں کی بھی توفیق عطا ہو۔ اگر یہ بات کسی شخص میں پائی نہ جاتی ہو۔ اور وہ کہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو یقیناً اس کا دعویٰ سو فی صدی درست نہیں ہو سکتا۔

ایک پہلو جیت ہے اور ایک پہلو ہار ہے
دیکھنا ہے کھیلنے والوں کا کیا کردار ہے
جیت کر کس طرح کرتے ہیں خوشی کا اہتمام
ہار کر کس طرح سے افسوس کا اظہار ہے

ابوالاقبال

تشنگی

آتا ہے یہ خیال میرے دل میں باربار
حاصل نہیں بشر کو کسی رنگ میں قرار

عقل و خرد سے عالمِ دل کی فضا خموش!
جوشِ جنوں سے جامۂ ہستی ہے تار تار

دل میں ہے بیکلی۔ تو طبیعت میں تشنگی
روحوں میں اضطراب ہے ذہنوں میں اضطرار

ہر لمحہ ہے اسے کسی موہوم شے کی آس
ہر لحظہ ہے اُسے کسی ہستی کا انتظار

ہر غنچۂ شگفتہ ہے پیغمبرِ امید
ہر ابرِ خوش خرام ہے اک ساقیٔ بہار

اُختر ہے کیا عجیب یہ تخلیق کا اصول
معبودا! تیری صنعتِ کامل کے مَیں نثار

عبدالسلام اختر

الفضل 3- مارچ 1960

یوم تحریک جدید

26-اپریل 96ء

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال رواں 1996ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 26- اپریل 1996 بروز جمعہ منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 26- اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکے تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

چندہ تحریک جدید کے بقایا داروں کے لئے لمحہ فکریہ

○ "بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو گیا ہے اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے پس میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقایے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقایے جلد ادا کریں"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع کردہ کتاب "گل" میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے۔

اب ہم آپ کو مکہ میں پیدا ہونے والے ایک بہادر آدمی کی کہانی سناتے ہیں جو بڑے ہو کر مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ بنے۔ آپ کا نام عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھا آپ بھی بچپن میں مکہ میں دوسرے بچوں کی طرح اونٹ چرایا کرتے تھے۔ آپ کو تیز گھوڑا دوڑانے میں بہت مزا آتا تھا۔ ورزش کر کرکے آپ کا جسم پہلوانوں کی طرح خوب مضبوط ہو گیا تھا۔ اور اپنی طاقت کا اس قدر اندازہ تھا کہ دوسروں کو مقابلے کے لئے بلایا کرتے تھے۔ اور ہرا دیا کرتے تھے۔ آپ کو تقریر بہت اچھی کرنی آتی تھی۔ آپ نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھا تھا۔ مکہ میں ایک میلہ لگا کرتا تھا۔ جس کو عکاظ کہتے تھے۔ اس میں طرح طرح کی دکانیں لگتیں۔ اور کھیلوں کے مقابلے ہوتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جوان ہوئے تو ہمیشہ ان مقابلوں میں اول آتے۔ کشتی اور پہلوانی تو بہت آسانی سے جیت جاتے۔ لوگ آپ سے ڈرنے لگے۔ غصہ کے تیز اور طاقتور تھے۔ ایسے آدمی سے تو سب ڈرتے ہیں کہ کب اٹھا کر پٹخ دے۔ آپ نے بڑے ہو کر تجارت شروع کی۔ اکثر مکہ کے ارد گرد کے شہروں میں قافلے جایا کرتے تھے۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسرے ممالک میں بھی گئے۔ اس طرح بہت سی عقلمندی اور تجربے کی باتیں سیکھ لیں۔

مکہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تعلیم دی تو لوگ آپ کے اور آپ کے ماننے والوں کے خلاف ہو گئے اور ان کو تکلیفیں دیا کرتے عمر رضی اللہ عنہ کو اچھا مشغلہ ہاتھ آگیا۔ جس کے متعلق سن لیتے کہ مسلمان ہو گیا ہے مار مار کر بھرکس نکال دیتے۔ ان کے گھر میں ایک نوکرانی تھی وہ اس کو اتنا مارتے کہ جب تھک جاتے تو ذرا دم لینے کو رکتے اور پھر مارنا شروع کر دیتے۔ ایک دن کعبہ میں سب سردار جمع ہوئے اور سوچنے لگے کہ مسلمانوں کے اس نئے دین کو کس طرح ختم کریں۔ عمر نے لاپرواہی میں تلوار نکالی اور کہا کہ اس میں کیا ہے ابھی جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دیتا ہوں۔ کافروں نے کہا کہ عمر اگر تم یہ کام کر دو تو تمہیں سو اونٹ اور چالیس ہزار درہم انعام دیں گے۔

عمر غصے میں بھرے ہوئے ہاتھ میں ننگی تلوار لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں اس طرح نکلے جس طرح کوئی شیر شکار کے لئے نکلتا ہے۔ راستے میں ایک صحابی نعیم بن عبداللہ ملے جو مسلمان ہو چکے تھے۔ عمر کو غصے میں دیکھ کر بولے کہ آج کدھر کا ارادہ ہے۔ اتنے ناراض ہو رہے ہو۔

عمر نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں نیا دین شروع کر کے فساد مچا رکھا ہے۔ اسے ختم کر کے یہ فساد ختم کرنے جا رہا ہوں۔

نعیم عمر کو دیکھ کر ہنس دئے اور کہنے لگے مصیبت کو ختم کرنے جا رہے ہو تو پہلے اپنے گھر سے تو پتہ لو۔ تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید مسلمان ہو چکے ہیں۔

عمر کو تو جیسے آگ لگ گئی۔ تقریباً بھاگتے ہوئے بہن کے گھر پہنچے۔ اس وقت آپ کی بہن اور بہنوئی۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے قرآن پاک کی آیات پڑھوا کر سن رہے تھے۔ جو مٹی کے ٹھیکروں پر لکھی ہوئی تھیں۔ ان دنوں آج کل کی طرح کاغذ عام نہیں ملتا تھا۔ ان دنوں لوگ درخت کی چھال جانوروں کی کھال۔ پتوں لکڑی کی تختیوں یا مٹی کے ٹھیکروں پر لکھ لیتے تھے۔ عمر کو قرآن کی آواز آئی تو سمجھ گئے کہ اندر کیا ہو رہا ہے شیر کی طرح گرج کر بولے کہ دروازہ کھولو۔ حضرت خباب تو چھپ گئے۔ بہن نے دروازہ کھولا عمر نے دروازہ کھلتے ہی بہن اور بہنوئی کو اتنا مارا کہ ان کے کپڑے پھٹ گئے۔ بدن خون خون ہو گیا۔ مارتے جاتے اور کہتے کہ محمد کا ساتھ چھوڑ دو۔ حضرت فاطمہ نے آہستہ سے کہا کہ عمر جتنا مارنا چاہو مار لو۔ مگر اب ہم اسلام نہیں چھوڑ سکتے۔

عمر نے بہن کی طرف دیکھا جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ مگر نیا دین چھوڑنے پر تیار نہ تھیں۔ کہنے لگے کہ اچھا دکھاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے۔ فاطمہ نے کہا کہ ایسے نہیں تم پہلے غسل کر کے پاک ہو جاؤ۔ جب عمر غسل کر کے آئے اور قرآن کریم کی آیات پڑھیں تو ان پر جادو سا ہو گیا۔ ادھر عمر پر جادو ہو رہا تھا۔ ادھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باب ارقم میں دعا مانگ رہے تھے کہ اے خدا دو عمروں میں سے ایک کو اسلام میں داخل کر دے۔ خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سن لی تھوڑی دیر میں دروازے پر دستک ہوئی۔ صحابیوں نے سوراخوں میں سے جھانکا تو عمر کو دیکھا اور گھبرا گئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اٹھ کر دروازہ کھولا اور فرمایا عمر کیوں آئے ہو۔ اور کیا ارادہ ہے کیا ساری عمر لڑتے ہی رہو گے۔ عمر نے سر جھکا کر جواب دیا۔ حضور مسلمان ہونے آیا ہوں۔ میری غلطیاں معاف کر دیں۔ اور اپنے قدموں میں جگہ دیں۔ آنحضور اتنے خوش ہوئے کہ آپ کا چہرہ چاند کی طرح چمکنے لگا۔ آپ نے اونچی آواز میں اللہ اکبر کہا اور عمر کو کلمہ پڑھایا۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر چکے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم حق پر ہیں تو چھپ چھپ کر نماز کیوں پڑھیں۔ کعبہ میں چلیں دیکھتا ہوں کون روکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے چلے اور اس وقت تک مسلمان ہونے والے چالیس بیالیس آدمی ان کے پیچھے پیچھے حرم کعبہ میں داخل ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد کھلے عام نماز پڑھنے کا موقع ملا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ نماز کے لئے سب کو کیسے اکٹھا کیا جائے۔ سب نے اپنی اپنی تجویز پیش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئی بات کی۔ فرمانے لگے کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو نماز کے لئے اس طرح پکارتے سنا ہے۔ آپ نے اذان کے الفاظ سنائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند آئے۔ آج تک اذان کے الفاظ وہی ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں سنے۔ یہ الفاظ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائے۔ اور اذان دینے کا حکم دیا۔

جنگ احد میں مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے بہت پریشانی آئی۔ کسی نے جھوٹی خبر اڑا دی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ دشمنوں نے سنا تو بہت خوش ہوئے۔ مسلمانوں کا برا حال تھا۔ اتنے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ سلامت نظر آئے تو سب ان کے گرد جمع ہو گئے۔ دشمنوں میں سے کوئی پکارا کیا تم میں کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دینے سے منع فرمایا۔ پھر دشمن چلایا تم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پھر دشمن نے کہا کیا تم میں عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مسلمان چپ رہے۔ دشمن سمجھا کہ سب بڑے مسلمان مر گئے ہیں۔ خوشی میں نعرہ لگایا ہمارا بت سب سے بڑا ہے۔ اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رہا نہ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بولے جواب دو۔ اس وقت حضرت عمر کی اونچی آواز گونجی اللہ سب سے بڑا ہے اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ دشمن شرمندہ ہو گئے۔

غزوہ تبوک کے موقعہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کا آدھا لا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت عمر کو آنحضور سے اس قدر محبت تھی کہ جب آپ فوت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عقل مند آدمی نے کہنا شروع کر دیا کہ جس کسی نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں میں اسے قتل کر دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سمجھایا تو بات سمجھ میں آئی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پاس چلے گئے ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلعم کا جانشین کون ہو گا کچھ جھگڑے کی صورت نظر آنے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"چھوڑو اس جھگڑے کو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

پھر سارے مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق فوت ہوئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ مسلمانوں کو ایک بہت انصاف کرنے والا اور نیک دل خلیفہ مل گیا۔ جو غلط بات برداشت ہی نہیں کرتا تھا۔ سب ان سے ڈرتے تھے۔ بہت سے ملکوں کو فتح کیا۔ ہر جگہ اسلام کے قانون کو رواج دیا۔ مہمان خانے بنوائے۔ غریبوں بیواؤں کو وظیفے دیئے۔ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے بھی اچھا سلوک کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت سادہ رہتے۔ اور سادگی کو پسند کرتے تھے۔ آپ دس برس خلیفہ رہے۔ پھر آپ شہید کر دیئے گئے۔ آپ کی شہادت کا واقعہ یہ ہے۔

ہوا یہ کہ ایک غلام فیروز ابولولوء نے حضرت کی خدمت میں اپنے مالک کی شکایت کی۔ حضرت عمر نے مالک کے حق میں فیصلہ دیا ابولولوء اگلے دن آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس حالت میں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے وار کر کے زخمی کر دیا انہی زخموں کی وجہ سے آپ تین دن بعد شہید ہو گئے۔

کتابیں پڑھیں تو حیران رہ جائیں کہ وہ اتنے بڑے وسیع علاقے کے مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ اور کس قدر خدا کو خوش کرنے کے مواقع تلاش کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مکہ میں سخت قحط پڑ گیا۔ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے فصلیں نہ ہوئیں۔ فصلوں کے نہ ہونے کی وجہ سے جانوروں کو چارہ نہ ملا۔ وہ بھی سوکھ گئے۔ حضرت عمر سے لوگوں کی پریشانی دیکھی نہ جاتی۔ ساری رات رو رو کر دعائیں مانگتے اور دوسرے مسلمان ملکوں کے گورنروں کو خطوط لکھے کہ مدد کرو۔ مدد کرو۔ مدد کرو۔ جب اناج کے قافلے آتے تو اپنی نگرانی میں اناج تقسیم کراتے۔ مدینہ میں آپ نے ایک جگہ سب کا کھانا پکانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ ایک جگہ کھانا پکتا اور ایک ہی جگہ کھانا کھایا جاتا۔ ایک دفعہ میں تقریباً سات ہزار مرد کھانا کھاتے اور پچاس ہزار عورتوں اور بچوں کا کھانا گھروں پر بھجوایا جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہی کھاتے جو سب کھاتے۔

ایک شخص نے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ تو بڑے صحت مند اور سرخ و سفید ہوتے تھے ایسے کالے کیوں ہو گئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ عرب کا ایک آدمی گھی گوشت کھایا کرتا تھا۔ قحط کی وجہ سے یہ سب چھوٹ گیا۔ اس لئے رنگ و صحت پر اثر پڑا ہے۔ قحط بہت لمبا ہو گیا آپ نے سارے علاقوں میں پیغام بھیجا کہ سب لوگ شہروں سے باہر نکل کر دعائیں کریں۔ اور نمازیں پڑھیں۔ سب نے ایسا ہی کیا۔ حضرت عمر نے اتنا رو کر دعا مانگی کہ داڑھی گیلی ہو گئی نماز کے فوراً بعد بارش شروع ہو گئی اور قحط ختم ہو گیا۔

حضرت عمر بے سہارا لوگوں کی خود جا کر مدد کرتے کئی گھروں میں خود سامان پہنچاتے۔ رات کو اٹھ کر شہر میں گشت کیا کرتے۔ جہاں کوئی ضرورت مند ملتا مدد کرتے۔ آپ کو سب سے زیادہ غصہ اس وقت آتا جب کوئی کسی پر ظلم کرتا۔ ظلم کی سزا دینے میں اپنے رشتہ داروں' بڑے افسروں' حتیٰ کہ گورنر تک کا لحاظ نہ کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصاف پسند کرتے تھے۔ ان کی زندگی میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جن کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

ڈاکٹر عبد السلام کی شخصیت کے چند پہلو

ایک چھوٹا آدمی ایک بہت بڑے آدمی کی چھوٹی چھوٹی باتیں جس سے اس کا بڑا پن جھلکتا ہے' بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آج سے چھپن سال قبل پنجاب یونیورسٹی کا میٹرک کا نتیجہ نکلا۔ قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے تیسری پوزیشن حاصل کرکے ہم تو خوش ہو گئے مگر پھر یوں ہوا کہ اخباروں میں ایک ہلچل مچ گئی۔ جھنگ کے دور افتادہ علاقہ سے ایک دبلا پتلا لڑکا نہ صرف فرسٹ آیا تھا بلکہ اس نے پنجاب یونیورسٹی کا ریکارڈ توڑ دیا۔ بڑے بڑے سکولوں والے انگشت بدنداں۔ ہندو حیران و پریشان۔ یہ کیا ہو گیا۔ آخر یہ کیسے ممکن ہو گیا ایک گمنام سا لڑکا۔ ایک پسماندہ علاقہ کا طالب علم۔ ایسے نرالے انداز میں تعلیم کے افق پر ابھرا گویا ایک دھماکہ ہوا۔ ان کے لئے تو یہ فقط ایک دھماکہ تھا مگر اس نوجوان۔ اور ان کے والد محترم کے لئے ایک اعزاز۔ ایک عزت۔ ایک اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونے کا مقام۔ بہت دنوں کئی پریشان رہے کئی خوش۔ جھنگ کا یہ سادہ سا دبلا۔ پتلا نوجوان موضوع سخن رہا۔ ہندوؤں نے جان لیا کہ آئندہ بھی خطرہ اس پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ سے ابھر سکتا ہے۔ کوششیں تیز سے تیز تر ہو گئیں۔ مگر سب رائیگاں گئیں۔ اللہ نے جسے نوازنا تھا پھر نواز دیا۔ ایف۔ اے میں پھر یہ نوجوان اسی شان سے ابھرا۔ اپنے خوش اور غیر دنگ رہ گئے۔ ایک بار پھر یونیورسٹی بھر میں اول رہا۔ علمیت کی دھاک بیٹھ گئی۔ اس نوجوان نے بی۔ اے میں مزید کمال کر دکھایا۔ نہ صرف فرسٹ آیا بلکہ ہر مضمون میں فرسٹ آیا اور سابقہ ریکارڈ بھی مات کر دیا۔ نتائج شاندار سے شاندار تر ہوتے گئے۔ ایم۔ اے میں ایک بار پھر ایسا ہی شاندار کارنامہ۔ ایک بار پھر عزت و افتخار کا سہرا اسی نوجوان کے سر بندھا۔ یہ نوجوان وہی عبد السلام ہیں جس کی علمیت کی چکا چوند سے دنیائے سائنس آج جگمگا رہی ہے۔ اور یہ معجزہ۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ کیسے ہوا۔ ایک پسماندہ علاقہ۔ ایک دور افتادہ شہر کے ایک دیہاتی سکول اور معمولی سے کالج کا پڑھا ہوا نوجوان شہرت کی بلندیوں کو کیسے پا گیا۔ اس میں بہت کچھ ان کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کی دعا۔ محنت۔ نگرانی اور راہنمائی کا دخل تھا۔ مکرم چوہدری صاحب نے ڈاکٹر سلام کی پیدائش سے قبل بڑے الحاح اور تضرع سے دعا کی۔ آپ کو ایک لڑکے کی نوید دی گئی۔ اور پھر دوسری بار اسے ایک قد آور نوجوان کی شکل میں دکھلایا گیا۔ یہ ان کی دعائیں ہی تھیں کہ یہ دبلا پتلا نوجوان آخر ایک قد آور شخصیت کے طور پر سائنس کے افق پر ابھرا۔ اور پھر چھا گیا۔ آپ کے والد محترم کی تربیت۔ ان کی تگ و دو کہ کبھی اخلاقی کہانیاں سنا رہے ہیں۔ کبھی تاریخی مقامات پہ لے جا کر انہیں ماضی کی تاریخ سے متعارف کرا رہے ہیں۔ وائس چانسلروں اور معززین سے ان کے مستقبل' ان کے انتخاب مضامین' ان کی پڑھائی کے متعلق مشورے کر رہے ہیں اور پھر قابل رشک فرزند کی سعادت مندی دیکھئے کہ والد صاحب کا ایک خط ملتا ہے شطرنج کھیلنے سے احتراز کیجئے۔ اور وہ سب کچھ بھول بھال اپنی پڑھائی میں ایسا منہمک ہو جاتا ہے کہ اپنے گردوپیش کی خبر نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ نے یادداشت بھی ایسی دی کہ ایک بار پڑھنے کے بعد بھولتے نہیں۔ ان کے دوست ڈاکٹر وحید قریشی نے بیان کیا کہ ایک بار دونوں دوست انار کلی بازار میں داخل ہوئے۔ ڈاکٹر قریشی نے اپنے محترم ساتھی سے کہا کہ آیئے بازار کے اس سرے سے دوسرے سرے تک چلتے ہیں۔ میں دوکانوں کے سائن بورڈوں سے دوکانوں کے نام ایک کاپی میں لکھے جاتا ہوں آپ انہیں ذہن میں محفوظ کرتے جائیں۔ اور آخر میں انہیں اسی ترتیب سے دوہرائیں۔ محترم قریشی صاحب فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر سلام کو تقریباً سارے نام یاد بھی تھے اور 95 فیصد انہوں نے اسی ترتیب سے دہرا دیئے۔ یہ تھا خداداد حافظہ۔ مگر محض حافظہ کے زور سے تو کسی امتحان میں اول نہیں آیا جا سکتا۔ آپ ہر چیز کا بغور مطالعہ کرتے۔ بڑی محنت سے مزید معلومات اکٹھی کرتے۔ ان کا تانا بانا جوڑتے۔ انہیں ترتیب دیتے اور پھر انہوں نے اسی پہ اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ لکھا اور خوب لکھا۔ دس سال کی عمر میں ہی آپ ایک تحریری مقابلہ میں اول آئے۔ دوسرے سال بھی ایسے ہی انعام کے حقدار ٹھہرے۔ ویسے انعامات تو آپ کو دو سال کی عمر سے ملنے شروع ہو گئے تھے جب کہ آپ نے بطور صحت مند بچہ کے جھنگ میں پہلا انعام حاصل کیا اور یہ انعام پیش خیمہ تھا ان بہت سے انعامات کا جن کا بارش کی طرح آپ کی زندگی میں نزول ہوا۔ بہرحال میں کہہ یہ رہا تھا کہ تعلیم کی اس منزل پر جب کہ اکثر طالب علم انگریزی سے جھنجلا اٹھتے ہیں سر پٹختے ہیں۔ پریشان و ہراساں ہوتے ہیں آپ نے انگریزی زبان پر قدرت حاصل کر لی۔ دسویں کے انگریزی کے پرچے میں ان کا لکھا ہوا مضمون پڑھ کر ممتحن نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ ایک دسویں کے طالب علم کا لکھا ہوا ہو سکتا ہے۔ ان کے ان شکوک و شبہات کی بنا پر سرخ قلم حرکت میں آنے کو ہی تھا کہ خوش قسمتی سے ان کے ایک ساتھی استاد چوہدری رشید احمد صاحب ادھر نکلے۔ ان سے بات کی وہ اتنی خوبصورت انگریزی سے مرعوب بھی ہوئے یہ بھی اظہار کیا کہ شاید طالب علم اتنا ذہین و فطین ہو۔ کہ اس نے اپنی تحریر سے موتی سجا دیئے ہوں' یہ بھی تائید ایزدی تھی وگرنہ اگر ممتحن کا سرخ قلم کام کر جاتا تو پھر بھی شاید فرسٹ تو آ جاتے لیکن ریکارڈ توڑنے والی بات وقوع پذیر نہ ہوتی یہاں بھی ان کی اور ان کے والد صاحب کی دعائیں کام آئیں۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں بھی اسی سال ایم۔ اے کر رہا تھا جس سال ڈاکٹر سلام نے کیا۔ مگر ان سے ملاقات نہ رہی کیونکہ ان کا مضمون حساب تھا اور میرا انگریزی۔ دہلی دروازہ کی بیت الذکر میں انہیں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ایک سادہ سی خاکی پتلون میں ملبوس' آخری صف میں تقریباً جوتیوں پہ بیٹھا ہوا یہ وہ طالب علم تھا جس کا شہرہ پچھلے چھ سالوں سے سنا جا رہا تھا۔ نہایت سادہ لباس نہایت عاجزانہ انداز گورنمنٹ کالج کی خاص بات جس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں انگریزی ادب کا طالب علم۔ میرے ہم جماعت ہندو مسلمان۔ بعض بہت ذہین اور لائق مگر رسالہ راوی کے ایڈیٹر ان چیف کا اعزاز کس کو حاصل ہوا۔ ایک حساب کے طالب علم کو کیوں؟ اس لئے کہ انہیں زبان پہ قدرت تھی۔ انگریزی اتنی خوبصورت اور شستہ لکھتے۔ کہ اہل زبان بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتے۔ بہرحال انگریزی ادب کے ہندو طالب علم اور ایک دو ذہین مسلمان بھی منہ دیکھتے ہی رہ گئے اور چیف ایڈیٹر کا قلمدان ایک حساب کے طالب علم نے سنبھال لیا۔ ایک اور بات۔ کہ حساب کے طالب علم عموماً خشک۔ گھوٹو۔ دنیا سے کنارہ کش ہوتے ہیں۔ مگر سلام ایک منفرد شخصیت تھے اور ہیں۔ انہوں نے نہ صرف راوی کی ادارت سنبھالی بلکہ اس میدان میں اتر پڑے جہاں طالب علم کی مقبولیت کا امتحان ہوتا ہے اور یہاں بھی کامران ہوئے اور کالج یونین کے صدر منتخب ہو گئے۔ اب دیکھئے ایک حساب کا طالب علم انگریزی ادب پہ حکمرانی کر رہا ہے۔ کالج یونین میں بھی اپنا سکہ جما رہا ہے۔ کتنی پہلو دار شخصیت کا مالک ہے یہ نوجوان۔ کہ ہر میدان کا کھلاڑی اور کسی میں بھی Less than the top position کا قائل نہیں۔ ہر میدان میں اترا اور ہر میدان میں چمکا۔

اس ذہین و فطین نوجوان' جس کو آج سارا زمانہ جانتا ہے اور ہر علم سے شغف رکھنے والا جس کا مدح خواں ہے۔ اس کا میں نے اپنے انداز میں تعارف کروا دیا۔ اب آیئے اس شخص کے اندر جھانکیں کہ یہ آج کا عظیم سائنسدان محض ایک سائنسدان ہی ہے یا اس کی شخصیت میں کوئی اور خوبی۔ خوبصورتی۔ جاذبیت' کوئی قابل رشک بات پائی جاتی ہے۔ چند مناظر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر سلام شہرت کی بلندیوں کو چھو چکے ہیں مگر اس دھول سے اٹے ہوئے شہر جھنگ سے ان کا ناطہ نہیں ٹوٹا۔ جب بھی موقعہ ملتا ہے۔ اپنے عزیزوں کو ہی نہیں بلکہ ہمسایوں۔ دوستوں سے ملنے چلے آتے ہیں۔ اور وہاں پہنچ کر ان ہی کی زبان۔ ان ہی کا لب و لہجہ اپناتے ہیں نہ انگریزی کا رعب جماتے ہیں جیسا کہ ہم سے بعض ترقی کی چند سیڑھیاں ہی چڑھ کر مرعوب کرنے لگ جاتے ہیں اور نہ ہی منہ ٹیڑھا کر کے اپنی انگریزی دانی جتاتے ہیں۔ بلکہ بات کرتے ہیں تو ٹھیٹھ پنجابی میں اور اسی جھنگی لب و لہجہ میں تا پرانے دوستوں کو اب بھی قربت کا احساس رہے۔ بہرحال ایک بار جھنگ تشریف لے جاتے ہیں اپنے علاقہ میں پہنچتے ہیں تو پیدل چل پڑتے ہیں۔ ہر ایک سے پرتپاک مصافحہ چہرے پہ مسکراہٹ بڑی ہی پر خلوص مسکراہٹ۔ بڑے پیار سے ہر ایک کا حال دریافت کر رہے ہیں۔ اپنے مکان کے قریب پہنچتے ہیں تو اس دایہ کے متعلق دریافت کرتے ہیں جو پڑوس میں رہتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی بیٹی تنور پہ روٹیاں لگا رہی ہے فوراً وہاں پہنچتے ہیں۔ وہ بھی یہ کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے "آہا میرا سلام آیا" آپ محبت سے آگے بڑھتے ہیں اس کے ہاتھ میں کچھ روپے تھما دیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ تنور والی کے ہاتھ آٹے سے لت پت اس کی آنکھوں میں چمک۔ ڈاکٹر سلام کی آنکھوں سے محبت کے سوتے پھوٹتے ہوئے۔ دو ہمسائے مل رہے ہیں۔ علم کی اونچی سطح پہ چڑھنے اور چھا جانے والا سائنسدان آج ایک تنور کے کنارے کھڑا اتنا ہی مسرور نظر آ رہا ہے جتنا وہ بہت بڑا اعزاز پانے پہ۔ یہ اس کا اپنا شہر ہے' اپنے لوگ ہیں۔ سادہ مگر محبت کرنے والے اور یہ سائنسدان بھی کتنا عظیم ہے کہ اپنی بے پناہ مصروفیات ایک طرف رکھ ان لوگوں کو ملنے چلا آیا۔ اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ مگر انکساری سے جھکا ہوا۔ جبکہ ملنے والوں کے چہرہ پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ اور سر فخر سے اونچے۔ ان کا ایک ہمسایہ ایک ساتھی' آج ایک بڑا آدمی ہے مگر پھر بھی ان کا قدردان! کیا سادگی ہے کیا محبت۔ کیا غریب نوازی!

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے۔ یہ صرف اس کی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر وقت (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) پر کاربند رہیں۔ اور اسی سے توفیق طلب کریں۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اسے نور ملتا ہے مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اسے کے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کے اس کا محتاج خیال کرتا رہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا اور نوازتا ہے۔ ورنہ جب وہ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

میجر جنرل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر نسیم احمد ربوہ تشریف لائے تاکہ آنکھ کی بیماری کے علاج میں مدد دے سکیں۔ گویا کہ وقف عارضی پر تشریف لائے تھے۔ میں بھی حاضر ہوا۔ معائنہ کرنے کے بعد فرمانے لگے آنکھ کے پردے شوگر سے متاثر نہیں ہوئے۔ جب لکھنے پڑھنے میں دقت پیش آئے گی تو کامیابی سے آپریشن کیا جا سکے گا۔ آپ راولپنڈی آجائیں میں وہاں آپ کا اپریشن کر دوں گا۔ اس کے بعد کسی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو آپ نے تاریخ دے دی کہ فلاں تاریخ کو آجایئے چنانچہ میں وہاں چلا گیا۔ وہاں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ انہیں اچانک پھر ربوہ آنے کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ دو چار دن کی تاخیر سے میری آنکھ کا اپریشن کیا جاسکا۔ جب آنکھ کا اپریشن کرنے کے لئے مجھے میز پر لٹایا تو میں نے ان سے گزارش کی کہ ڈاکٹر

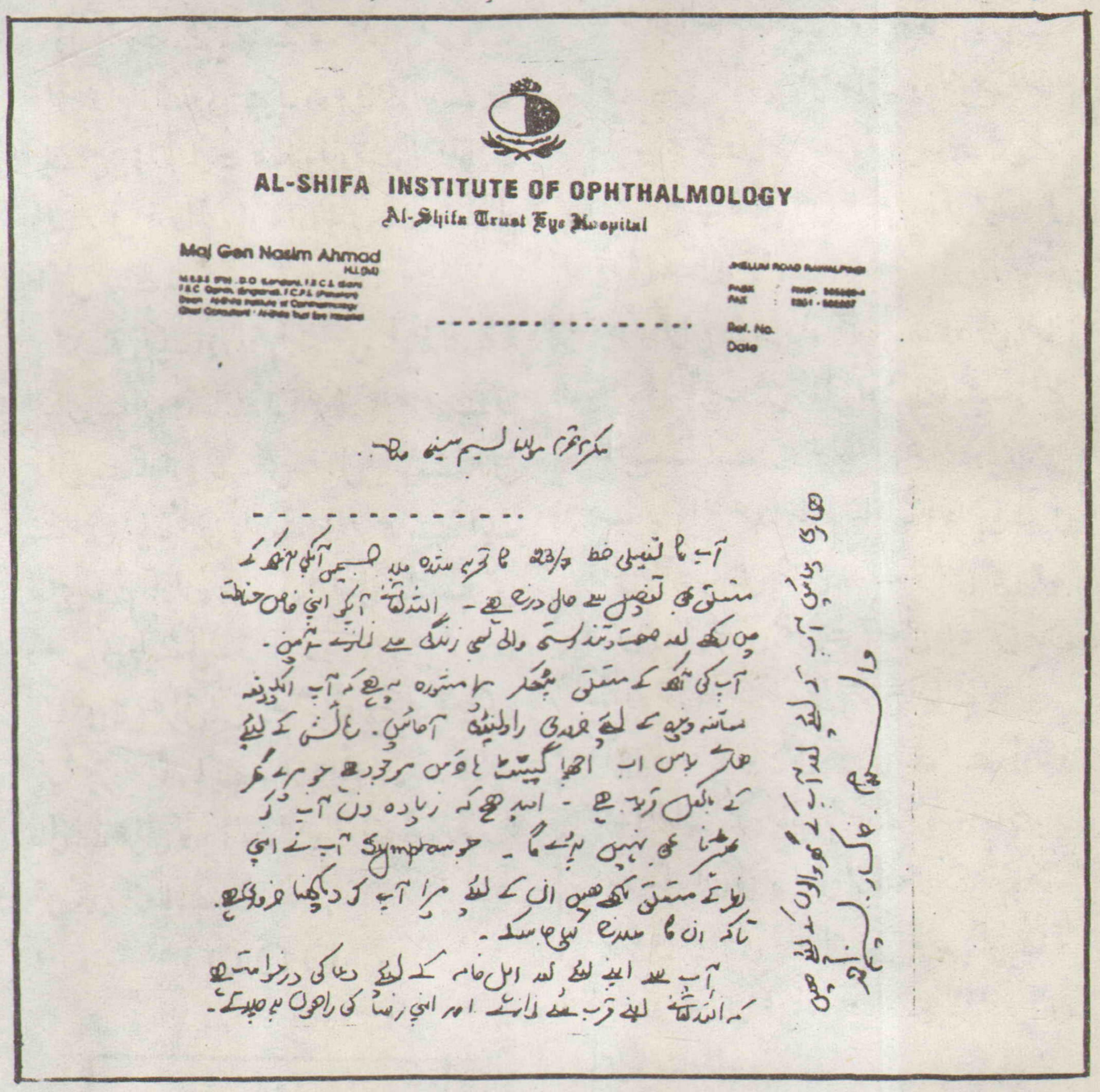
AL-SHIFA INSTITUTE OF OPHTHALMOLOGY
Al-Shifa Trust Eye Hospital
Maj Gen Nasim Ahmad
Ref. No.
Date

مکرم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

آپ کا تفصیلی خط 23/3 کا تحریر شدہ ملا جس میں آپ کی آنکھ کے متعلق بڑی تفصیل سے حال درج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی سے نوازتے رہیں۔

آپ کی آنکھ کے متعلق میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ایک دفعہ معائنہ کے لئے خود راولپنڈی آجائیں۔ رہائش کے لئے ہمارے پاس اب اچھا گیسٹ ہاؤس موجود ہے جو ہمارے گھر کے بالکل قریب ہے۔ امید ہے کہ زیادہ دن آپ کو ٹھہرنا بھی نہیں پڑے گا۔ جو Symptoms آپ نے اپنی بیماری کے متعلق لکھے ہیں ان کے لئے میرا آپ کو دیکھنا ضروری ہے۔ تاکہ ان کا علاج کیا جا سکے۔

آپ سے اپنے لئے اور اہل خانہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرب سے نوازے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

صاحب ایک قطعہ سن لیجئے۔

یہ قطعہ انہی کے متعلق تھا۔ وہ اس وقت آنکھ کے ارد گرد ٹیکے لگا رہے تھے۔ میں نے قطعہ کے تین مصرعے پڑھے اور مجھ پر بے ہوشی کا عالم طاری ہو گیا۔ جب اپریشن ہو چکا تو آپ نے مجھے مبارک باد دی اور مسکرا کر کہنے لگے کہ یہ تین مصرعوں کا قطعہ تھا اور پھر ہنسے۔ گویا کہ چوتھا مصرعہ میں اس لئے بول نہ سکا تھا کہ اس وقت تک بے ہوشی کا عالم طاری ہو گیا تھا۔ اپریشن کامیاب ہو گیا۔ لیکن جتنے دن بھی اس سلسلہ میں مجھے وہاں رہنا پڑا ڈاکٹر صاحب نے نہایت محبت اور ہمدردی کے ساتھ مجھ پر توجہ مرکوز رکھی۔ میں ہر شام ان کے ذاتی کلینک میں جاتا۔ وہ معائنہ کرتے اور کچھ مزید ٹھہرنے کی تلقین کرتے۔

ایک دن ان کے کلینک میں چھٹی تھی۔ مجھے فرمایا کہ صبح کے وقت آجائیں۔ میں گیا تو دو تین اور دوست بھی موجود تھے۔ آپ نے چائے منگوائی اور کچھ ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ اب میں ان سے علاج کروا رہا ہوں۔ 1944ء میں ان کے والد محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ آف کوئٹہ نے میرے بیرون ملک سفر کے لئے ٹیکے بھی لگائے تھے اور ان کے سرٹیفکیٹ بھی دیئے تھے۔ وہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ میں نے کہا کہ میں نے باپ کی ڈاکٹری سے بھی فائدہ اٹھایا۔ اور اب بیٹے کی ڈاکٹری سے بھی فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ باتیں ہو رہی تھیں۔ آپ نے ایک اور ڈاکٹر صاحب کا ذکر کیا کہ وہ چائے پیتے ہوئے اور اس وقت ہم سب بھی چائے پی رہے تھے۔ بسکٹ کو چائے میں ڈبونے کی بجائے سیدھا منہ میں ڈالتے اور کھالیتے پھر چائے پیتے۔ تو ایک اور ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ دیکھئے چائے میں بسکٹ ڈال کر پھر کھایئے۔ پہلے ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ آپ کو ان دونوں کے فرق کا علم نہیں ہے۔ جب میں بسکٹ منہ میں ڈالتا ہوں تو وہ لعاب کو ساتھ لے کر معدے میں جاتا ہے اور یہ بات بہت مفید ہے۔ جب چائے میں بھگو کر بسکٹ کو منہ میں ڈالتا ہوں تو لعاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن بہرحال ان میں سے ایک ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ آپ چاہے کچھ ہی کہیں میں نے تو اسی طرح بسکٹ کھانے ہیں۔

ایسی ہی باتیں ہو رہی تھیں کہ ڈاکٹر نسیم صاحب نے اپنے متعلق ہلکے پھلکے رنگ میں بعض باتیں سنائیں۔

میں اپریشن کے بعد واپس آگیا اور شروع شروع میں ایسا لگا کہ دنیا روشن ہو گئی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد عجیب سی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ میں جب روشنی کی طرف دیکھتا یعنی کسی بلب کی طرف تو یوں لگتا کہ اس کے نیچے جھنڈیوں کی ایک جھالر ہے۔ اور اگر سڑک پر چھ بلب ہیں تو ہر بلب کے نیچے جھنڈیوں کی ایک جھالر ہے۔ اور اگرچہ چیزیں نظر تو آتی تھیں لیکن ان کے فاصلے کا تعین نہیں ہوتا تھا۔ یہ باتیں میں نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں لکھیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ آپ آجائیں میں ایک دفعہ پھر آپ کی آنکھ کا معائنہ کروں گا۔ میں نے اپنی مشکلات کا اظہار کیا۔ روزنامے کی ادارت کرتے ہوئے کچھ ایسا احساس ہو جاتا ہے کہ انسان انتہائی مجبوری کے بغیر ایک دن بھی کہیں باہر نہیں جاسکتا اور پھر میں نے انہیں یہ بھی لکھا کہ وہاں آکر قیام اور ہر روز آپ کے ہاں آنے کے لئے گاڑی کے انتظام میرے لئے آسان نہ ہوں گے۔ اس پر آپ نے مجھے تحریر کیا کہ مہمان خانہ بھی قریب ہے اور آپ کو کوئی دقت بھی نہیں ہوگی۔

ان کی اس ہمدردی کے جذبے سے میں بہت متاثر ہوا۔ اس سلسلے میں جو خط محترم ڈاکٹر صاحب نے مجھے لکھا اسے انہی کی تحریر میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ میرا اور ان کا رابطہ جو اس خط کے ذریعہ ہوا تھا اس کی میں تہہ دل سے داد دے سکوں اور ممنونیت کا اظہار کر سکوں۔ ان کا خط الگ چوکھٹے میں پیش ہے۔

اس کے بعد ایک دفعہ پھر آپ مجھے ربوہ میں ملے کسی شادی کے موقعہ پر۔ کھانے کے وقت ہم اکٹھے ہی بیٹھے تھے۔ انہوں نے پھر یہ بات دہرائی کہ پنڈی آجائیں۔ میں آپ کی آنکھ کا معائنہ کروں گا۔ جب میں نے ذرا سی ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تو بڑی بے تکلفی سے کہنے لگے سیفی صاحب نے تو پنڈی سے خوب دوڑ لگائی۔ اور اب واپس نہیں آنا چاہتے۔ میں نے اس بات کو حسین مزاح کے طور پر دیکھا اور میرے دل میں ان کے لئے محبت کے جذبات پیدا ہوئے۔

اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ میری اور ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور جس طرح وہ یہاں پر ترقی پر ترقی کر رہے تھے۔ اگلی دنیا میں بھی ان کی روحانی زندگی ترقی پر ترقی کرتی رہے۔ یہاں تو وہ ابھی چند روز قبل پشاور سے ایک ایوارڈ لے کر آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اگلی دنیا میں بھی انہیں ایوارڈ پر ایوارڈ عطا فرماتا رہے۔ اور ان کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے رہیں۔ اور اس دنیا میں اللہ تعالیٰ جماعت کو اور انسانیت کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

یادرفتگاں

بشیرالدین احمد سامی (لندن)

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لائل پوری

حمید لائل پوری کسی اعلیٰ مدرسے کا فارغ التحصیل نہ تھا۔ نہ وہ شاعر تھا۔ نہ ادیب۔ مگر ایک ایسا شخص تھا جس میں بلا کی گرمی تھی۔ یا کہہ لیجئے۔ وہ کتب سلسلہ کے مطالعہ کے بعد سیروا فی الارض پر عامل فقط ایک سیلانی تھا۔ اس بل بوتے پر مجلس میں ہر سطح کی گفتگو کو آگے بڑھا سکتا تھا۔ مختلف طبقات کے اہل علم حضرات کی مجالس میں اپنے عقائد سینے پر سجا کر پہنچ جاتا۔ اور جہاں ضرورت محسوس کرتا۔ حق بات کہنے سے نہ ہچکچاتا۔ یہ وہ طاقت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی اس شخص کو عطا ہوتی ہے۔ جو اپنے عقائد۔ اپنے اصولوں کو خود بھی عقل و فہم کی کسوٹی پر پرکھنے کا گر جانتا ہو۔

انگلستان میں وہ ساؤتھ آل کے قہوہ خانوں اور ہوٹلوں کی رونق تھا۔ پکوانوں سے بھری میزوں پر مجالس سجانا اس کا معمول تھا۔ من و سلویٰ کی مہک اور گرمی اس کی کمزوری تھی۔ اس کمزوری کو اس نے اس لئے سینے سے لگا رکھا تھا۔ کہ وہ اس طریق سے دینی گفتگو کے لئے اپنی لگن پوری کر سکتا تھا۔ بات چیت کی شروعات کے لئے اسے کسی بہانہ کی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ہی موقع تلاش کیا کرتا تھا۔ بلکہ موقع تو اسے خود ڈھونڈ لیا کرتا تھا۔ وہ سماع کی مجلسوں میں بھی گیا۔ خوش گلوؤں کی مجلس میں بھی بیٹھا۔ مگر اسی حد تک جس حد تک ان کا فن اسے مطمئن کردے۔

بہت دل گردے کا انسان تھا۔ چار مرتبہ جراحت قلب کے مراحل سے گزر چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی رائے میں اس کا دل زیادہ دیر دھڑکنے کے قابل نہ رہا تھا۔ لہٰذا وہ مشورہ دیتے تھے۔ کہ کہیں سے مستعار لیا جائے۔ ایک بار تو ہسپتال سے باقاعدہ پیشکش بھی ہو گئی اس کے لئے بستر بھی لگ گیا۔ لیکن اس پیشکش کو وہ ٹال گیا۔ کہ اسے کسی اور کا دل نہیں چاہئے تھا۔ وہ اپنے ہی دل سے زندہ رہنا چاہتا تھا۔ وہ بہت خود دار انسان تھا۔ اس نے بہتوں کو گرتے ہوئے تھاما۔ مگر زندگی میں جب کبھی خود گرا تو اس کی خودی نے بفضل تعالیٰ اسے کھڑا کیا۔ ٹال مٹول اس کی سرشت میں نہیں تھا۔ جو بات کہہ دی وہ کر دی۔ جس کو آج کہہ دیا اسے آج ہی سمجھا۔

جہاں تک جماعت کے کاموں کا تعلق ہے۔ اس جگہ بھی وہ ہمیں گھومتا پھرتا نظر آتا ہے۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب انچارج مشن ہاؤس لندن، جب بھی سفر پر جاتے، حمید لائل پوری ان کے ہمراہ ہوتا۔ بہت شوق سے ڈرائیو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پاک امریکہ تعاون کے نئے دور کا آغاز

امریکی ہتھیاروں اور فاضل پرزوں کی ترسیل 3 ہفتے تک پاکستان کو شروع ہو جائے گی۔ 6 سال میں پہلی بار یہ ہو گا کہ پاکستان کے لئے کوئی کھیپ امریکی بندر گاہوں سے جہازوں پر لوڈ کی جائے گی۔ پاکستان کو 368 ملین ڈالر مالیت کا فوجی سامان مہیا کئے جانے کا امریکہ کا فیصلہ پاک امریکہ تعاون کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ یہ صورت حال کئی برسوں سے غیر یقینی کیفیات کا شکار تھی۔ کئی حکومتیں اس دوران اس ہچکچاہٹ اور تذبذب کے ماحول میں آئیں اور آ کر رخصت ہو گئیں۔

دلچسپ صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف چین کی طرف سے پاکستان کو ایٹمی رنگ میگنٹس دینے کا معاملہ درپیش ہے جس پر امریکہ ابھی تک کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکا۔ یا شاید یوں کہنا چاہئے کہ امریکہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچنا چاہتا۔ دوسری طرف پاکستان کے بارے میں یہ بھی اطلاعات گردش کر رہی ہیں کہ وہ بھارت کے متوقع ایٹمی تجربے کے جواب میں ایٹمی دھماکہ کر دے گا۔ پاکستان ایٹمی تجربات کو مکمل طور پر ختم کرنے کے معاہدے سی ٹی بی ٹی پر بھی دستخط کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ گویا کہ حالات میں کوئی ایسی واضح تبدیلی نہیں ہوئی سوائے اس کے امریکہ کا رویہ بدل گیا ہے۔ اس کی وجوہات سے قطع نظر بات یہ ہے کہ اب امریکہ پاکستان کو اس کا اسلحہ دینا چاہتا ہے۔ لہٰذا دے رہا ہے۔ ماضی میں نہیں دینا چاہتا تھا تو کئی بہانے موجود تھے۔

بھارت کے تجزیہ نگار اور سیاستدان پاکستان کو امریکی اسلحہ کے سوال کو بڑی شک کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ حالانکہ اگر اس اسلحہ کی تفاصیل معلوم کی جائیں جو پاکستان کو چند ہفتوں میں مل جائے گا تو پتہ چلے گا کہ پاکستان کی وسیع ضروریات کے حوالے سے یہ اسلحہ محض ایک آغاز ہے۔ ضروریات کو پورا کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

اس صورت حال کا اہم پہلو یہی ہے کہ یہ عمل پاکستان اور امریکہ میں تجدید تعلقات کے حوالے سے اس علاقے میں ایک نئی پالیسی کی جہت کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور یہی بات پاکستان کے مفاد میں ہے۔ اس لحاظ سے اس کو بے نظیر بھٹو کی خارجہ پالیسی کی ایک کامیابی ضرور قرار دیا جا رہا ہے۔

جو اسلحہ پاکستان کو فوری اہم فائدہ پہنچا سکتا تھا وہ ایف سولہ طیاروں کی کھیپ تھی۔ لیکن یہ اہم اسلحہ ابھی تک ناقابل حصول ہے۔ ان طیاروں کو پاکستان کے حوالے اب بھی نہیں کیا جا رہا۔ اس کی رقم مل جائے گی اور پھر اس رقم سے پاکستان ایف سولہ کی بجائے فرانس کے میراج 2000 خریدے گا۔ جو بہرحال کم تر طیارے ہیں لیکن اس سارے عمل میں بھی دو سال تو لگ ہی جائیں گے۔ اور اس کے لئے بھی پاکستان کو ابھی ان تھک سفارتی کوشش کرنا ہو گی۔

ایک تجویز یہ بھی ہے کہ پریسلر قانون کی جگہ ایک نئی ترمیم لانے کے لئے امریکی انتظامیہ کو آمادہ کیا جائے۔ اس نئے قانون میں ایٹمی عدم پھیلاؤ کی شق برقرار رکھی جائے۔ تاہم پریسلر قانون کی وہ تمام شقیں حذف کر دی جائیں جو خصوصی طور پر پاکستان کے بارے میں ہیں۔ اس طرح پاکستان کو ایف 16 طیارے فراہم کرنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ تاہم اس سال امریکہ میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ اور پاکستان کی ایٹمی پالیسی ابھی تک امریکی تنقید نگاروں کا نشانہ ہے۔ امریکی پریس میں چینی رنگ میگنٹس کے حوالے سے دھڑا دھڑ مضامین شائع ہو رہے ہیں اور امریکہ کا پریس عمومی طور پر پاکستان کا مخالف ہی ہوا کرتا ہے۔ اس ساری صورت حال میں پریسلر ترمیم کا ختم ہونا بڑا مشکل کام ہے جس کی امید کے سہارے آگے بڑھنا دانشمندی نہ ہو گی۔

OOO

بی جے پی کے نعرے

بھارت کے الیکشن میں اس سال کانگرس کو بڑی اپوزیشن پارٹی بی جے پی بھارتیہ جنتا پارٹی سے سخت مقابلہ درپیش ہے۔ عین ممکن ہے کہ بھارت کا آئندہ وزیراعظم بی جے پی سے ہو اور وہ اٹل بہاری واجپائی ہو سکتے ہیں۔ چونکہ بی جے پی کو اب امید ہو چکی ہے اس لئے ووٹروں کو مائل کرنے کے آخری زور کے طور پر جو تازہ نعرے لگا رہی ہے ان میں ایک نعرہ بین الاقوامی اہمیت کا حامل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بی جے پی کا کہنا ہے کہ وہ برسراقتدار آ کر ایٹمی ہتھیار بنائیں گے۔ مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم نہ تو میزائیل پروگرام منجمد کریں گے اور نہ ہی پابندی کے کسی سمجھوتے پر دستخط کریں گے۔

بھارتی سیاستدان جانتے ہیں کہ وہ اپنے عوام کو پاکستان کے خلاف باتیں کر کے اپنے حق میں ووٹ حاصل کر سکتے ہیں اس لئے انتخابات کے دنوں میں کوئی معقول یا مثبت بات کا امکان کم ہوتا ہے۔ بھارتی وزیراعظم مسٹر نرسمہا راؤ کا بھی اسی طرف زور ہے وہ اپنی انتخابی مہم کا مرکزی نکتہ یہ بیان کرتے ہیں کہ پاکستان اور امریکہ مل کر بھارت کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ مسٹر راؤ کا کہنا یہ ہے کہ بھارتی ووٹر کانگرس کو مضبوط کریں گے۔ تو ان سازشوں کا ازالہ ہو سکے گا۔ تاہم مسٹر راؤ چونکہ سٹنگ پرائم منسٹر ہیں لئے اس وہ مسٹر واجپائی کی طرح کھل کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایٹمی ہتھیار تیار کریں گے۔ یہ ان کی ایسی مجبوری ہے جس سے مسٹر واجپائی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ مسٹر واجپائی کل کلاں وزیراعظم بننے کے بعد ایٹمی ہتھیار تیار نہ کرنے کے بارے میں حیلے بہانے تراشنے لگیں کیونکہ آج کے دور میں ایٹمی مسئلے پر نعرے لگانا تو آسان ہے مگر کرسی پر بیٹھ کر عالمی تناظر اور ذمہ داریوں کے حوالے سے اس سوچ کو عملی جامہ پہنانا آسان نہیں ہوتا اور کبھی کبھی تو بالکل ناممکن بھی ہو جاتا ہے۔

OOO

عراق اقوام متحدہ سمجھوتہ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے گزشتہ روز کہا ہے کہ اقوام متحدہ اور عراق کے درمیان عراق کو خوراک اور ادویات کے لئے محدود مقدار میں تیل فروخت کرنے کی اجازت دینے کے بارے میں بات چیت فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ تاہم ابھی حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاملے میں اگلے ہفتے تک کوئی سمجھوتہ طے پا جائے گا۔ اقوام متحدہ نے عراق کو اجازت دی ہے کہ وہ ہر 90 دن کے بعد ایک بلین ڈالر مالیت کا تیل فروخت کر سکتا ہے تاکہ عراق خوراک اور ادویات کے لئے رقم حاصل کر سکے۔

اس میں ایک اور اہم مسئلہ بھی سامنے آنے کا امکان ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کا اصرار ہے کہ عراق سے تاوان جنگ بھی وصول کیا جائے۔ اس لئے اس ایک بلین (ارب) ڈالر میں سے ایک خاصی رقم تاوان جنگ کی ادائیگی کے لئے بھی وصول کی جائے گی۔

ماضی میں عراق ان تمام شرائط کو ہتک آمیز کہہ کر مسترد کرتا رہا ہے۔ مگر عراقی معیشت کی تباہ حالی نے عراق کو یہ ذلت آمیز شرائط قبول کرنے بھی مجبور کر دیا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

کرتا۔ ان سفروں میں جہاں قدرت کے نظاروں سے لطف اندوز ہوتا۔ وہاں وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے جید عالم کی صحبت سے بھرپور فائدہ اٹھاتا۔ مختلف مسائل پر کھل کر بات کرتا۔ استفسارات کرتا۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی مرکزی علماء کے انتظار میں رہتا۔ اور ان کو گھمانے پھرانے کی خدمت اپنے لئے مخصوص کروا لیتا۔ بس اسے ایک شوق تھا۔ ایک جنون تھا۔ کہ وہ سب سے ملے۔ کچھ اپنی کہے۔ کچھ ان کی سنے۔ ایک مرتبہ جماعتی اخبارات اور رسائل کی خریداری بڑھانے کا کام بھی اس کے سپرد ہوا۔ جس کے لئے اس نے ایک ماہ کا وقف عارضی کیا۔ اور تمام جماعتوں میں گھوم پھر کر بہت سے نئے خریدار فراہم کیے۔

یورپ کے ممالک میں جہاں کہیں بھی اہم تقریبات ہوتیں وہ ہسپتال میں اپنی ضروری حاضریوں کو ملتوی کر کے وہاں پہنچ جاتا۔ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا معمول بھی ساتھ ساتھ رکھا۔ جب بھی اس کے شوق نے انگڑائی لی۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر رخت سفر باندھ لیا۔ وہ جہاں کہیں بھی گیا اس نے خود کو اپنے آپ میں نہیں رکھا۔ اور نہ ہی ان سفروں کو محض تفریح کا موجب سمجھا۔ بلکہ اپنے پروگرام میں جماعت کے دوستوں سے ملنا ملانا ہی اصل مقصد تھا جو اس کے پیش نظر رہتا۔ وہ ان میں گھنٹوں بیٹھ کر باتیں کرتا۔ ان کے ساتھ کھاتا۔ ان کے ساتھ گھومتا اور اپنے دل کے زنگ اتارا کرتا۔

ایک اور تاریخی تقریب کا ذکر بھی اس کی زندگی کا حصہ ہے۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت سے رکھے۔ ان کو جب نوبل انعام ملنے والا تھا۔ اس سے ایک ہفتہ قبل حمید لائل پوری نے خواب میں دیکھا کہ ٹیلی ویژن پر اعلان ہو رہا ہے۔ کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام دیا گیا ہے۔ اس نے فی الفور بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ٹیلیفون پر اطلاع کر دی۔ بعد میں مکرم ڈاکٹر صاحب کو بھی اس کا علم ہوا کہ حمید لائل پوری نے ایسا خواب دیکھا جو پورا بھی ہو گیا۔ تو حمید لائل پوری کی خواہش پر کہ وہ بھی انعام پانے کی تقریب میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے مدعو کر لیا اس طرح سویڈن میں جب کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب انعام پانے کی شاہی تقریب میں شامل ہوئے تو اس میں حمید لائل پوری کو بھی شمولیت کا موقع ملا۔ کس شان کے وہ شوق رکھتا تھا۔ کون سوچ سکتا ہے؟

ربوہ اور قادیان کی بستیوں سے اسے دلی لگاؤ تھا۔ والہانہ عشق تھا۔ وہاں کے غرباء و مساکین پر نظر رکھتا۔ ان کی خبر گیری کرتا۔ ان کے غم بانٹتا۔ اگر کوئی چھابڑی والا اس کی توجہ کھینچ لیتا تو بلاضرورت اس کا سارا سودا خرید لیتا اور آس پاس بانٹ دیتا۔

منافقت اور غلط روی کے خلاف وہ سینہ تان کر رکھتا صاف صاف چلنے والے کے لئے اس کی جان ہمیشہ ہتھیلی پر رہتی۔ مگر جہاں کوئی چوکا۔ وہاں دوستی اور تعلق کو ایک طرف رکھ دیا۔

انگلستان۔ ربوہ۔ قادیان اور ہندوستان کی دور دیش جماعتوں میں جانا پہچانا چوہدری حمید احمد لائل پوری ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اور سیر مورخہ 19 مارچ 1996ء کو ریڈنگ ہسپتال (انگلینڈ) میں انتقال کر گیا۔ حضرت صاحب ان دنوں انگلستان سے باہر تھے ارشاد موصول ہو چکا تھا کہ جنازہ میں دیر نہیں ہونی چاہئے اس لئے انتظار نہ کیا جائے۔ چنانچہ مورخہ 21 مارچ کو مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے جنازہ پڑھایا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بروک ووڈ احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک محمد اکرم صاحب ریجنل مشنری مانچسٹر نے دعا کروائی۔

دل کے اس جان لیوا حملہ کے بعد جب حمید لائل پوری کو ہسپتال میں لیجایا گیا تو جیسے ہی چند لمحوں کے لئے آنکھ کھلی تو اپنی اہلیہ بشریٰ حمید سے کہا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست کر دینا کہ میرا جنازہ جمعہ کے روز پڑھا دیں۔ پھر دوبارہ پوچھا کہ اطلاع کر دی ہے۔ یہ اس کے آخری الفاظ تھے۔ مورخہ 28۔ مارچ کو اس درخواست کے مطابق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جمعہ کے روز جنازہ غائب کی فہرست میں اس کا بھی ذکر فرمایا۔ اور بعد عبادت جمعہ و عصر جنازہ غائب پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ اسے مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

بقیہ صفحہ 1

نہیں ہیں یہ نفرت کے سودے ہیں۔ ایسی قربانی محبت نہیں پیدا کر سکتی یہ نفرت پیدا کر سکتی ہے۔ چنانچہ بسا اوقات ایسے لوگ اس گرہ کو دل میں باندھ رکھتے ہیں کہ جب ہمیں ضرورت تھی تو اس شخص نے ایسا ذلیل سلوک کیا تھا۔ پھر جب ان کو خدا توفیق دیتا ہے تو اگر کریم ہوں اور معزز ہوں تو ان کو بہت زیادہ اور اعلیٰ دے کر اپنا بدلہ اتارتے ہیں مگر یہ بدلہ ضرور اتارتے ہیں۔ اور اگر وہ کمینے لوگ ہوں تو جس طرح انہوں نے سلوک کیا اسی قسم کا ذلیل سلوک ان سے کر کے اپنے انتقام کی آگ کو بجھا لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کریم ہے وہ ایسی چیزوں سے پکڑتا نہیں، غض بصر کر جاتا ہے مگر قبول نہیں فرماتا۔ ایسی چیزیں پیش کرنا ہی گستاخی ہے۔ پس (کلام الٰہی) فرماتا ہے ایسی قربانی نہ کرنا۔ اپنی طرف سے قربانی کر رہے ہو۔ تمہارے لئے اگر وہ قربانی پیش کی جائے تو شرم کے مارے جان نکل رہی ہو' آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکو کسی سے' دینے والے سے آنکھ نہ ملا سکو حیاء کے نتیجے میں اس کے برعکس یہ ہے (-) خرچ کرنا ہے تو محبت کے نتیجے میں کرو۔ جہاں محبت بڑھ گئی وہاں خرچ کے معیار یا خرچ کرنے کی جگہیں بھی بدلتی چلی جاتی ہیں۔ اب وہ سڑی بسی روٹی تو نہیں مگر ایک مہمان آیا ہے آپ اس کے لئے درمیانی تعلق رکھتے ہیں تو جو بھی گھر میں پکا ہے پیش کر دیتے ہیں ہاں ایک آدھ بیچ میں میٹھا بھی پکوا لیا یا جلدی سے بازار بھیج دیا اور کچھ نہیں تو Fish and Chips ہی اٹھا لاؤ مہمان آیا ہوا ہے۔ یہ محبت کا تقاضہ ہے۔ ایک مہمان آتا ہے تو دل چاہتا ہے کہ سب کچھ انسان نچھاور کر دے۔ دوڑتے پھرتے ہیں لوگ اس کو خوش کرنے کے لئے یہ بھی پکڑو وہ بھی پکڑو۔ اور بعض دفعہ اتنا تکلف کرتے ہیں کہ وہ مہمان دس دن بھی کھاتا رہے تو وہ پھر بھی بچ جائے اس سے۔

اور کہو کہ کیوں اتنا زیادہ پکا رہے ہو آخر ایک آدمی آرہا ہے۔ تو کہتے ہیں ہم تو اپنا شوق پورا کر رہے ہیں۔ جتنا کھانا ہے کھا لینا اور چھوڑ دینا۔ اور بسا اوقات مجھے تجربہ ہوا اپنے دوروں کے دوران کہ بعض دیہات میں جاتے ہیں اپنے اخلاص میں اتنا کھانا نہ صرف پکاتے ہیں بلکہ پلیٹ میں اتنا ڈال دیتے ہیں کہ تین دن میں بھی آدمی نہ کھا سکے۔ پلیٹیں بھی بعض دفعہ دیہات میں کافی بڑی ہوتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مجمعوں میں وہ ایک ایک پلیٹ ڈالتے ہیں۔ کئی دفعہ میں نے کہا یہ دیکھو مجھ میں طاقت نہیں ہے' ہو ہی نہیں سکتا میں کھاؤں۔ انہوں نے کہا نہیں جب بھوک ختم ہو چھوڑ دینا مگر ہمیں شوق پورا کرنے دو۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو اتنا کھلائیں تو یہ محبت کی باتیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پھر اتنا ہی قبول فرماتا ہے جو اعزاز کی خاطر قبول کیا کرتا ہے۔

(از خطبہ 25۔ اگست 1995ء)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30578 میں آمنہ بیگم زوجہ حافظ احمد علی صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت 1954ء ساکن 24/26 دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-3-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی تین تولہ مالیتی پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آمنہ بیگم 24/26 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالرحمان اختر کوارٹر جلسہ گاہ ربوہ گواہ شد نمبر2 حافظ احمد علی خاوند موصیہ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منظور احمد خان صاحب ایاز منتظم تعلیم مجلس انصار اللہ اسلام آباد سے لکھتے ہیں۔

ہماری مجلس انصار اللہ اسلام آباد کے ایک فاضل رکن ایک لمبا عرصہ مختلف بیماریوں سے اب رو بصحت ہیں حال ہی میں ان کی ہمشیرہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اور ماموں مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب آف ملتان کی وفات پر ان کو صدمہ لاحق ہوا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو یہ صدمات برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کی صحت کو متاثر ہونے سے محفوظ رکھے اور وفات یافتگان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

○ محترمہ امتہ القدیر صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ رفیق صاحب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ دارالنصر غربی دو ہفتہ سے شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری اللہ رکھا ملہی صاحب ولد چوہدری دین محمد ملہی صاحب دارالنصر غربی الف ربوہ مورخہ 96-4-10 کو بعمر 87 سال وفات پا گئے۔ 96-4-11 بروز جمعرات مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ بعد ظہر بیت المبارک میں پڑھایا۔ تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی کروائی۔

موصوف موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

زیارت مرکز واقفین نو
شاہدرہ زون لاہور

○ مورخہ 96-4-3 رچنا ٹاؤن' فیکٹری ایریا اور شاہدرہ ٹاؤن کے 24 واقفین نو اور 45 والدین اور دیگر احباب پر مشتمل ایک وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ وفد کی ملاقات آصف جاوید صاحب چیمہ مربی سلسلہ کوئٹہ و اسیر راہ مولا کوئٹہ کے ساتھ کروائی گئی جنہوں نے نہایت ایمان افروز حالات و واقعات اپنے اسیری کے ایام کے سنائے۔ وفد کو بیت المبارک دفتر وقف نو اور دیگر جگہوں کی سیر کروائی گئی۔

دفتر وقف نو میں وفد کے ساتھ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں بچوں کا انفرادی جائزہ لیا گیا۔ اور والدین اور عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

1996-4-4 کی شام دعا کے بعد وفد کو رخصت کیا گیا۔

(وکالت وقف نو)

مسل نمبر 30579 میں رشید احمد بٹ ولد لعل دین قوم کشمیری بٹ پیشہ پنشنر عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/22 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 21/22 دارالیمن شرقی مالیتی پانچ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ اڑھائی ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد بٹ 21/22 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 غلام رسول بھٹی وصیت نمبر 25318 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد وصیت نمبر 13516۔

مسل نمبر 30580 میں مبارکہ ادیب خانم زوجہ رشید احمد بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/22 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 8 تولہ مالیتی 39600 روپے اور حق مہر وصول شدہ دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ سات سو روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ ادیب خانم 21/22 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 شیخ فضل حق 10/13 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر2 سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے بتایا ہے کہ کینسر ہسپتال میں دھماکہ کرانے والوں کا سراغ مل گیا ہے۔ فی الحال کچھ نہیں بتاؤں گا۔ اپوزیشن اس میں ملوث نہیں۔ امید ہے کہ دھماکہ کے ملزمان ایک ہفتہ میں پکڑ لئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں کینسر ہسپتال نہ پہنچ سکنے پر معذرت خواہ ہوں۔ وزیر اعظم حکم دے کر گئی ہیں پنجاب حکومت ہسپتال کی مدد کرے گی۔

○ سٹیٹ بینک نے یونائیٹڈ بینک کا کنٹرول سعودی گروپ "بشارہ ہل" کے دباؤ پر کیا ہے۔ کیونکہ سعودی گروپ کو شکایت تھی کہ بینک کی انتظامیہ وسائل کا بے دریغ استعمال کر رہی ہے۔ بینک کے 5 سیاسی ڈائریکٹر مسائل کا سبب بن رہے ہیں۔ 75 فیصد برانچیں خسارہ میں تھیں۔ 16- ارب کے قرضے پھنس گئے تھے۔ 1992ء میں بینک کا منافع پونے 26 کروڑ تھا جبکہ 1995ء میں یہ منافع کم ہو کر صرف 70 لاکھ رہ گیا تھا۔

○ یو بی ایل کے نئے صدر نے انتباہ کیا ہے کہ قرضوں کی وصولی میں کوئی رعایت نہیں ہوگی۔ یو بی ایل کے نئے صدر نے بینک کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ وصولیوں کے لئے خصوصی ٹاسک فورس قائم کر دی گئی ہے۔ بینک کے اخراجات کو بھی کم کیا جائے گا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بھارت تیار ہو تو پاکستان ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدہ پر دستخط کر دے گا۔ علاقے میں امن کے لئے امریکہ کردار ادا کرے۔ انہوں نے امریکہ سے درخواست کی کہ وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرانے کے لئے ثالث بنے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی اور مسجد نبوی میں نوافل ادا کئے۔ اس موقع پر مولانا قمر ہاشمی نے خصوصی دعا کرائی اور دعا میں کہا "یا اللہ! پاکستان کی اپوزیشن کو ہدایت فرما۔"

○ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے شہرت یافتہ وکیل حبیب وہاب الخیری نے سپریم کورٹ میں ایک اور آئینی پٹیشن دائر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 'ججوں کے تقرر کے لئے انتظامیہ سے مشورے کی پابندی کے بارے میں صدر کو اس مخمصے سے آزاد کیا جائے۔ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کا تقرر چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم آئندہ سے صرف 'سینئر ترین جج کو چیف جسٹس مقرر کیا جائے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کو گورنر مقرر نہیں کیا جاسکتا۔

○ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر سرکاری طور پر 28' سے 30- اپریل تک کی سرکاری تعطیلات کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا۔ ماہرین نے حالت مکمل طور پر تسلی بخش قرار دے دی۔ ہسپتال سے چیف جسٹس کو پورے پروٹوکول کے ساتھ روانہ کیا گیا۔ اس سے قبل چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے چیف جسٹس کی عیادت کی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ میرا علاج پوری توجہ سے کیا گیا۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ خدا کا کرم اور آپ کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے اپنی صحت یابی پر کہا ہے کہ قوم کی دعاؤں سے مکمل صحت یاب ہو کر گھر جا رہا ہوں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے احمد رضا قصوری پر قاتلانہ حملے کے سوال پر کہا کہ 'اسے جانتا ہی کون ہے؟ ان سے کہا گیا کہ آپ ارکان اسمبلی کو توڑ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ میں نے کسی کو رشوت تھوڑی دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی میں اپوزیشن کے ملوث ہونے کا الزام بالکل ٹھیک تھا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے توہین عدالت کی ایک درخواست پر قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اور میاں محمد اظہر سمیت 26- افراد کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔ یہ درخواست پیپلز پارٹی کے ایم پی اے چوہدری وصی ظفر نے دی تھی۔

○ پنجاب مسلم لیگ (ن) نے تین صوبائی وزراء اور تین مشیروں سمیت ان گیارہ اراکین اسمبلی کے خلاف نااہلی کے ریفرنس تیار کر لئے ہیں انہوں نے پنجاب اسمبلی میں اپنی وفاداریاں تبدیل کر لی ہیں۔

○ تخریب کاری اور غیر قانونی تجارت روکنے کے لئے کراچی پورٹ ٹرسٹ اور ڈرائی پورٹس کی سیکیورٹی فوج کو سونپنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ان اقدامات سے معمول کے مطابق مختلف اہم کاروباری شخصیات کی آمد و رفت پر بھی نظر رکھی جا سکے گی۔ جی ایچ کیو اور وزارت داخلہ میں معاملات طے پا گئے ہیں۔

○ اوکاڑہ بس سٹینڈ میں بم کا دھماکہ ہونے سے 3- افراد زخمی ہو گئے۔

○ سی بی آر نے اعلان کیا ہے کہ ٹیکسوں کی وصولی کا ہدف پورا کر لیا گیا ہے۔ گزشتہ برس سے 28- ارب روپے کے زائد ٹیکس وصول کئے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ رواں مالی سال کے ابتدائی 9- ماہ میں 180.1- ارب روپے کے ٹیکس وصول کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ ہدف 180- ارب روپے تھا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت دوسرا ایٹمی دھماکہ کرنا چاہتا ہے۔ دنیا اس کو روکے۔ پاکستان کشمیر کے نام نہاد انتخابات قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے بحرین میں مقیم پاکستانیوں سے کہا کہ زیادہ سرمایہ پاکستان بھیجیں۔

عام حاد (ACUTE) بیماریوں کے علاوہ تمام قسم کی مزمن (CHRONIC) امراض مثلاً بچوں کا دمہ، جوڑوں کی دردیں، فشار خون (BLOOD PRESSURE) ذیابیطس (SUGAR) گردہ اور مثانہ کی تکالیف، رسولیاں، ناک اور گلے کی خرابیاں، نظام ہضم کی بیماریاں موٹاپا، امراض نسواں، ضدی اور جلدی امراض کی تشخیص اور تسلی بخش علاج ہومیوپیتھک قوانین کے مطابق کیا جاتا ہے۔
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ
سکواڈرن لیڈر (ر) ڈاکٹر عبدالباسط قمر
ہومیو فزیشن اینڈ کنسلٹنٹ

دوکان کرایہ کیلئے خالی ہے
رابطہ: بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ
فون: 211186

پلاٹس برائے فروخت
3 عدد پلاٹس رقبہ فی پلاٹ ایک کنال واقع دارالنصر شرقی برلب مین پختہ سڑک جہاں گیس بجلی اور میٹھے پانی کی سہولت موجود ہے قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند حضرات اس پتہ پر رابطہ فرماویں۔
ملک عبدالرب
دکان 2/20 نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
فون 211187

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 / 219276
ٹیلیکس TLX-54592 PD. ISD

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز۔
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز: عبدالکریم غیور اینڈ سنز
فون: 6325511
6330334

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534